

جمهوری حقوق

(DEMOCRATIC RIGHTS)



4921CH06

عمومی جائزہ

سابقہ دو ابوب میں ہم جمہوری حکومت کے دو اہم اجزاء کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ چوتھے باب میں ہم نے سیکھا تھا کہ آزادانہ اور منصفانہ طریقے سے عوام جمہوری حکومت کا انتخاب و فتاویٰ کس طرح کرتے ہیں۔ پانچھیس باب میں ہم نے سیکھا تھا کہ جمہوریت قانون پر قائم اصولوں اور طریق کارپرمنی ہونی چاہئے۔ یہ اجزاء ضروری تو ہیں لیکن کسی جمہوریت کے لیے کامیاب نہیں ہوتے۔ انتخابات اور اداروں کو ایک تیرے جزو کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت ہے۔ یہ جزو ہے حکومت کو جمہوری بنانے کے لیے حقوق کا حصول۔ ایک مستحکم ادارتی عمل کے ذریعہ سب سے زیادہ موزوں طریقے سے منتخب حکمرانوں کو یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ چند حدود کو پار نہ کریں۔ کسی جمہوریت کے اندر یہ مقدس حد یا خط شہریوں کے جمہوری حقوق ہوتے ہیں۔

یہی وہ جزو ہے جس پر ہم اس کتاب کے آخری باب میں بحث کر رہے ہیں۔ ہم اپنی زندگی کے اندر پیش آنے والے چند ایسے واقعات پر بحث کر رہے ہیں جس میں اس کا تصور کیجئے کہ بغیر حقوق کے زندگی گزارنے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ اس مسئلے کو نظر میں رکھتے ہوئے اس پر بحث کرنا ہے کہ حقوق کا مطلب کیا ہوتا ہے اور ہم کو ان کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے۔ جیسا کہ سابقہ ابوب میں ہندوستان کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک عام بحث کی گئی تھی۔ ہم ہندوستانی آئین کے اندر دیئے گئے بنیادی حقوق پر ایک ایک کر کے بحث کر رہے ہیں اس کے بعد ہم اس طرف آئیں گے کہ عام شہری ان حقوق کا استعمال کس طرح کر سکتے ہیں۔ ان کی حفاظت اور نفاذ کون کرے گا۔ اس کے بعد ہم اس باب پر نظر ڈالیں گے کہ حالیہ سالوں کے اندر دوسری جمہوریتوں اور ہمارے ملک کے اندر حقوق کا میدان کس درجہ و سطح ہو رہا ہے۔

6.1 حقوق کے بغیر زندگی (LIFE WITHOUT RIGHTS)

اس کتاب میں ہم نے حقوق کا ذکر بار بار کیا ہے۔ اگر آپ یاد کرنے کی کوشش کریں تو آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے سابقہ پانچوں ابواب میں حقوق پر بحث کی ہے۔ کیا آپ ہر باب میں موجود صحیح حدود کو یاد کرتے ہوئے خالی جگہیں پر کر سکتے ہیں؟

دوسرا باب: جمہوریت کی ایک مکمل تعریف میں ... شامل ہے۔
تیسرا باب: ہمارے آئین بنانے والوں کو یقین تھا کہ آئین کے لیے بنیادی حقوق مرکزی حیثیت کے حامل تھے کیونکہ ...

چوتھا باب: ہندوستان کے ہر بالغ شہری کو ... کا حق اور ... کے جانے کا حق حاصل ہے۔

پانچواں باب: اگر کوئی قانون آئین کے خلاف ہو تو ہر شہری کو ... کا حق حاصل ہے۔

آئیں اب ہم تین ایسی مثالوں سے ابتدا کرتے ہیں کہ حقوق کے بغیر ہی زندگی گزارنے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔

گوانٹاناموبے میں ایک قید خانہ

تقرباً 600 افراد امریکی افواج کے ذریعہ پوری دنیا سے خفیہ طور پر اٹھا لیے گے اور انھیں گوانٹاناموبے جیل میں ڈال دیا گیا جو کیوبا کے نزدیک ایک علاقہ ہے جس پر امریکیں بحریہ کا کھڑوں ہے۔ ان ہی میں انس کا باپ جمیل البناء بھی تھا۔ امریکی حکومت نے کہا یہ امریکہ کے دشمن تھے اور نیویارک پر ہوئے 11 ستمبر 2001 کے حملے سے جڑے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر مثالیں ایسی تھیں جن میں اُن کے ملک کی حکومتوں سے نہ تو کچھ پوچھا گیا اور نہ ہی اُن کی قید و بند کے بارے میں کوئی اطلاع دی گئی۔ دوسرے قیدیوں کی طرح البناء کی فیملی کو اخبارات سے یہ علم ہوا کہ وہ قید میں تھا۔ قیدیوں کی فیملیوں، میڈیا یہاں تک کہ یو این نمائندوں کو بھی اُن سے ملنے کی اجازت نہ تھی۔ امریکی فوج نے اُن کو گرفتار کیا، اُن سے پوچھتا چھ کی اور فیصلہ کیا کہ کیا اُن کو قید میں رکھا جائے یا نہیں۔ امریکہ میں مجھتریٹ کے سامنے ان کے خلاف کسی مقدمے

پہلا باب: پنوٹ کی حکمرانی کے تحت چلی اور جیروزائلسکی
سرت، احمد، منہج یا کے

ڈیر مسٹر ٹونی بلینر،

پہلے تو بتائیے آپ کیسے ہیں؟ کئی سال پہلے میں نے آپ کو ایک خط بھیجا تھا جس کا نہ جانے آپ نے جواب کیوں نہیں دیا؟ میں طویل مدت تک جواب کا منتظر رہا لیکن آپ نے جواب نہیں دیا۔ کیا آپ میرے ایک سوال کا جواب دے سکتے ہیں؟ میرے والد قید خانے میں کیوں ہیں؟ وہ اتنی دور گوانٹاناموبے میں کیوں ہیں؟ میں اپنے والد کو بہت یاد کرتا ہوں۔ میں نے اپنے والد کو سابقہ تین سالوں سے نہیں دیکھا۔ میں جانتا ہوں میرے والد نے کچھ نہیں کیا ہے کیونکہ وہ ایک نہایت شریف آدمی ہیں۔ میں بڑی اچھی طرح سے اپنے والد کے بارے میں ہر ایک سے بات کرتے سنتا ہوں۔ آپ کے بچے آپ کے ساتھ کرس کا تھوار مناتے ہیں لیکن میں نے، میرے بھائیوں نے اور بھنوں نے 3 سال سے اپنے والد کے بغیر ہی عید کا تھوار منایا۔ اس کے بارے میں آپ کیا سوچتے ہیں؟ مجھے امید ہے اس بارے آپ جواب ضرور دیں گے۔

شکریہ

ازطرف: انس جمیل البناء، عمر 9 سال

7/21/2005



اگر آپ سربیائی ہوتے تو کیا
آپ کو موسوں ملوک کی
کارروائی کی حمایت کرتے؟ کیا
آپ ایسا سوچتے ہیں کہ اس کا
سرب تسلط قائم کرنے کا
پروگرام سربوں کے لیے بہتر
ہوتا؟

- شہری کوئی بھی سیاسی پارٹیاں یا کوئی تنظیمیں نہیں بناسکتے۔ میڈیا کوئی ایسی خبر نہیں دے سکتا جس کو بادشاہ وقت پسند نہ کرتا ہو۔
- یہاں کوئی مذہبی آزادی نہیں ہے۔ ہر شہری کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ غیر مسلم مقیم اپنے مذہب پر بخوبی طور پر عمل کر سکتے ہیں نہ کہ عوامی طور پر۔
- عورتوں پر متعدد پابندیاں عائد ہیں۔ ایک مرد کی شہادت دو عورتوں کی شہادت کے مساوی ہے۔ دنیا میں یہ مخصوص سعودی عرب کے لیے سچ نہیں ہے دنیا کے بہت سے ممالک میں اسی طرح کی صورت حال موجود ہے۔

کوسوو میں نسلی قتل عام

(Ethnic massacre in Kosovo)

آپ سوچتے ہوں گے کہ یہ سب کچھ صرف مطلق العنان شہنشاہیت ہی میں ممکن ہے، اُس جگہ نہیں جہاں حکمران بذریعہ انتخاب اقتدار میں آئے ہوں۔ اپنی قسم سے پہلے یہ یوگوسلاویہ کا ایک صوبہ تھا۔ اس صوبے میں البانیائی نسل کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد آباد تھی لیکن پورے ملک میں سرب (Serbs) لوگوں کی اکثریت تھی۔ ایک تند ذہن قوم پرست ملوسوک (تلفظ ملوشوچہ) نے انتخاب جیتا اور اب وہ ملک کا حکمران تھا۔ اُس کی حکومت کوسوو والبانيوں کے خلاف جارحانہ جذبہ رکھتی تھی۔ وہ ملک پر سرب قوم کا تسلط چاہتا تھا۔ ذیل میں اُس واقعہ کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اپریل 1999 میں البانیائی فیلبی کے ساتھ پیش آیا:

74 سالہ بتیشا ہو کسہا ہا اپنے 77 سالہ شوہر کے ساتھ باور بھی خانے میں بیٹھی تھی۔ انھوں نے باہر دھماکے کی تو آواز سنی تھی لیکن ان کو یہ احساس نہیں ہوا کہ شہر کے اندر سربیائی فوج پہلے ہی داخل ہو چکی تھی۔ اگلی بات جو اُسے

کی سماعت بھی نہیں ہوئی اور نہ ہی یہ قیدی خود اپنے ملک کے اندر عدالتک رسانی حاصل کر سکتے ہیں۔

ایمنٹی انٹرنشنل نے جو انسانی حقوق کے لیے ایک بین الاقوامی تنظیم ہے، گوانٹانامو بے میں قیدیوں کی حالت کے بارے میں معلومات جمع کیں اور پورٹ کی کہ قیدیوں کو اس طرح سے ایذا میں دی جا رہی ہیں جو امریکی قوانین کے منافی ہیں۔ ان کے ساتھ وہ برتابہ بھی نہیں ہو رہا تھا جو میں الاقوامی معابردوں کے مطابق جنگی قیدیوں تک کو ملنا چاہئے۔

بہت سے قیدیوں نے بھوک ہڑتال کے ذریعہ ان حالات کے خلاف احتجاج کیا لیکن ان کی ناک کے ذریعہ ان کو زبردستی کھانا کھلایا گیا۔ قیدیوں کو سرکاری طور سے بے قصور قرار دینے کے بعد بھی رہا نہیں کیا گیا۔ اقوام متحدہ نے ان حالات کی تحقیقات کے لیے آزادانہ تفتیش کی حمایت کی۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جزل نے کہا کہ گوانٹانامو بے جیل کو بند کر دینا چاہئے جس کو امریکی حکومت نے انکار کر دیا۔

سعودی عرب میں شہریوں کے حقوق

(Citizens' Rights in Saudi Arabia)

آپ کو گوانٹانامو بے کا واقعہ ایک استثنائی دھائی دیتا ہوگا کیونکہ اس میں ایک ایسے ملک کی حکومت شامل ہے جو دوسرے ملک کے شہریوں کو اُن کے حقوق سے محروم کر رہی ہے۔ اس لیے آئیے اب ہم حکومت کے تعلق سے سعودی عرب اور اُس کے اپنے شہریوں کے معاہد پر نظر ڈالیں۔ ان حقائق پر غور کیجیے:

- ملک پر مسروپی بادشاہ کے ذریعہ حکمرانی کی جاتی ہے اور عوام کا اپنے حکمرانوں کا انتخاب کرنے یا بدلنے میں کوئی کردار نہیں۔
- اس ملک میں تنہا بادشاہ مقتنہ اور عالمہ دونوں کا انتخاب کرتا ہے۔ وہ جوں کی تقری کرتا ہے اور ان کے کسی بھی فیصلے کو تبدیل کر سکتا ہے۔

کی فوج نے کیا تھا جو ایک ایسے لیڈر کی ہدایات پر ہوا تھا جو اقتدار میں جمہوری انتخابات کے ذریعہ آیا تھا۔ حالیہ زمانے میں نسلی تعصّب کی بنیاد پر قتل عام کی یہ بدترین مثال تھی۔ آخر کار اس قتل عام کو روکنے کے لیے متعدد دوسرے ممالک نے دخل اندازی کی۔ ملوک اقتدار سے محروم ہوا اور انسانیت کے خلاف جرائم کے لیے انصاف کی بین الاقوامی عدالت نے اُس پر مقدمہ چلایا۔

سر گرمی

- ٹونی بلیئر کے نام لکھا گیا خط پڑھنے کے بعد یوکے میں انس بھیل کے نام ایک خط لکھتے۔
- کوسوو میں بیشا کی جانب سے ایک خط لکھتے جس کو ہندوستان میں ایسی ہی صورت حال کا سامنا ہوا تھا۔
- اقوام متحدہ کے سکریٹری جزل کے نام سعودی عرب میں عورتوں کی جانب سے ایک میموریزیم لکھتے۔

یاد رہی وہ تھی کہ پانچ چھوپی داخلي دروازہ توڑ کر داخل ہو گئے تھے جو پوچھ رہے تھے۔

”تمہارے بچے کہاں ہیں؟“

بیشا نے یاد کیا کہ انہوں نے ایزٹ کے سینے میں تین گولیاں اٹا رہے تھے۔ اُس کا شوہر اُس کے سامنے مراپڑا تھا، فوجیوں نے اُس کی انگلی سے شادی کی انگوٹھی اٹا رہی اور باہر نکل جانے کو کہا۔ ابھی اُس نے گھر سے باہر قدم بھی نہ رکھا تھا کہ انہوں نے گھر میں آگ لگادی... وہ بارش میں باہر کھڑی تھی۔ اب نہ اُس کا کوئی گھر تھا، نہ شوہر، نہ مال اسباب، بس تن پر صرف وہ کپڑے باقی تھے جو اُس نے پہن رکھے تھے۔

اُس زمانے میں ہزاروں البتائی باشندوں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا یہ اخباری رپورٹ اس کی ایک مثال تھی۔ یہ حالیہ زمانے میں نسلی نفرت پر مبنی قتل عام کی بدترین مثالوں میں سے ایک تھی۔ یاد رہے کہ یہ قتل عام ان کے اپنے ملک

حقوق کے بغیر اُس کی تیوں صورتوں میں سے ہر ایک کے لیے ہندوستان سے ایک مثال کا ذکر کیجئے۔ اس میں درج ذیل صورتیں شامل ہو سکتی ہیں۔

پیش رفت اپنی کی جانچ کیجیے

- پولیس کی تحویل میں تشدد پر اخبار کی خبریں۔
- بھوک ہڑتاں پر جانے والے قیدیوں کو زبردستی کھانا کھلانے کی اخباری رپورٹیں۔
- ہمارے ملک کے کسی بھی حصے میں نسلی قتل عام۔
- عورتوں کے ساتھ غیر مساویانہ بر تاؤ کے سلسلے میں رپورٹیں۔

سابقہ صورت اور ہندوستانی مثال کے درمیان یکسانیوں اور غیر یکسانیوں کی فہرست بنائیے۔ ضروری نہیں کہ ان میں سے ہر ایک صورت کے لیے آپ ایک جیسا ہندوستانی واقعہ تلاش کریں۔

6.2 جمہوریت میں حقوق (RIGHTS IN A DEMOCRACY)

جنگہ پر ہوتے تو آپ کی خواہش کیا ہوتی؟ آپ یہ بھی سوچ سکتے تھے کہ دوسرے لوگ ان حالات کا شکار نہ ہوں۔ شاید آپ خواہش یہ کرتے کہ ایک ایسا نظام ہوتا جہاں ہر ایک کو تحفظ، وقار اور سیاست کے ایک صاف



حقوق کو متون کی ایسی کوئی مثالیں ہیں جہاں وہ اپنے ہی شہریوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کرتی بلکہ ان پر حملہ کرتی ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتی ہیں۔

کہتے ہیں، اُس پر کچھ نہ کچھ پابندیاں ضرور عائد ہوتی ہیں۔ آپ کو کہیں کا حق اس طرح نہیں ہے جس سے آپ کے پڑوی کی کھڑکی ٹوٹ جائے۔ یوگوسلاوا میں رہنے والے سریانی باشدے پورے ملک کا مطالبه اپنے لیے نہیں کر سکتے تھے۔ ہمارا مطالبه مدلل ہونا چاہئے۔ یہ مطالبات ایسے ہونے چاہئیں جو مساویانہ طور سے دوسروں کو بھی میر آئیں۔ اس طرح حقوق کے ساتھ دوسرے لوگوں کے حقوق کا احترام بھی وابستہ ہے۔

چونکہ ہم کسی چیز کا مطالبه کر رہے ہیں، صرف اسی وجہ سے یہ ہمارا حق نہیں بتا۔ اس کو اس سماج کی منظوری بھی حاصل ہونا ضروری ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔ صرف سماج کے اندر رہ کر ہی حقوق بامعنی بننے ہیں۔ ہمارے کردار کو باضابطہ بنانے کے لیے ہر سماج چند مخصوص اصول بناتا ہے۔ یہی اصول ہم کو بتاتے ہیں کہ کیا لٹھک ہے اور کیا غلط۔ سماج جس چیز کو بھی صحیح تسلیم کرتا ہے، وہی ہمارے حقوق کی بنیاد بن جاتی ہے۔ اس طرح ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حقوق کے تصورات وقت وقت پر اور ایک سماج سے دوسرے سماج تک بدلتے رہتے ہیں۔ اگر دوسرا سال پہل کوئی یہ کہتا کہ عورتوں کو بھی ووٹ دینے کا حق حاصل ہونا چاہئے تو یہ بڑا عجیب سالگتتا۔

جب افراد کے سماجی طور پر مسلمہ مطالبات ایک قانونی شکل میں تحریر کئے جاتے ہیں تو ان کو قانونی حیثیت ملتی ہے، ورنہ یہ صرف قدرتی یا اخلاقی حقوق بنے رہتے ہیں۔ گواشاناموں کے قیدیوں کا یہ مطالبه اخلاقی تھا کہ ان کو نہ تو ایذا پہنچائی جائے اور نہ ہی ان کی بے عزتی کی جائے۔ لیکن وہ اپنے مطالبه کے نفاذ کے لیے کہیں بھی نہیں جاسکے تھے۔ جب ان مطالبات کو قانون تسلیم کرتا ہے تو پھر یہ قابل نفاذ بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہم ان کے استعمال یا نفاد کا مطالبه کر سکتے ہیں۔ جب شہری یا حکومت ان حقوق کا احترام نہیں کرتے تو اس کو ہم اپنے حقوق کی

ستھرے نظام کی یقین دہانی ہوتی۔ مثال کے طور پر آپ کی یہ بھی خواہش ہو سکتی تھی کہ کسی بھی شخص کو مناسب وجہ اور معلومات کے بغیر گرفتار نہ کیا جائے۔ اور اگر کسی عورت یا مرد کو گرفتار بھی کیا جائے تو ان کو اپنے بچاؤ کا جائز موقعہ مانا چاہئے۔ آپ اس بات سے متفق ہو سکتے ہیں کہ ایسی یقین دہانی ہر معاملے میں نہیں دی جاسکتی۔ کوئی شخص ہر ایک سے جس برداشت کی امید کرتا ہو یا مطالبه چاہتا ہو، اُسے مدلل ہونا چاہئے کیونکہ اُس کو وہی برداشت کسی دوسرے کے ساتھ بھی کرنا ہوتا ہے۔ لیکن آپ اس بات پر بھی مضر ہو سکتے ہیں کہ ایسی یقین دہانی صرف کافندی کارروائی پر نہ ہو، اور یہ کہ کوئی ایسی اچھنسی بھی ہونا لازمی ہے جو اُسے نافذ کرے اور جو لوگ اس کی حکم عدالتی کریں اُن کو قرار واقعی سزا بھی ملے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہتے کہ آپ ایک ایسے نظام کی خواہش کر سکتے ہیں جہاں ہر شخص کو کم سے کم سہولیات کی گارنٹی دی جائے۔ اس میں چاہئے کوئی طاقتور ہو یا مکروہ، غریب ہو یا امیر، اکثریت ہو یا اقلیت۔ یہی وہ جذبہ ہے جو حقوق کے پس پر دہ کار فرماتا ہے۔

حقوق کیا ہیں؟ (What are rights?)

حقوق اپنے ساتھیوں، سماج اور حکومت پر افراد کے مطالبات ہیں۔ ہم میں سب ہی بے خوف ہو کر، برے برداشت کے شکار ہوئے بغیر خوش حال زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ہم دوسروں سے یہ امید کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ برداشت ایسا ہو جو نہ تو ہم کو نقصان پہنچائے اور نہ ہی محروم کرے۔ بالکل اسی طرح سے نہ تو ہم اپنے اعمال سے کسی کو کوئی نقصان پہنچائیں اور نہ کسی کو محروم کریں۔ اس لیے ایک حق اُسی وقت ممکن ہے جب آپ دعویٰ یہ کریں کہ وہ مساویانہ طور سے دوسروں کے لیے بھی ممکن ہے۔ آپ کو کوئی حق ایسا نہیں مل سکتا جو دوسروں کو نقصان پہنچائے یا محروم کرے۔ اس لیے جس چیز کو ہم حق

جمہوریت کے اندر حقوق مخصوص کردار بھاتے ہیں۔ حقوق اقلیتوں کو ان کے مظالم سے بچاتے ہیں۔ یہ اُس کو یقین بناتے ہیں کہ وہ اپنی مرضی سے جو چاہے نہیں کر سکتے۔ حقوق ایسی یقین دہانیاں ہیں جن کو حالات بگڑنے پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حالات اُس وقت خراب بھی ہو سکتے ہیں جب چند شہری دوسروں کے حقوق کو چھیننا چاہئیں۔ یہ عموماً اُس وقت ہوتا ہے جب اکثریت اُن لوگوں پر تسلط حاصل کرنا چاہتی ہے جو اقلیت میں ہوں۔ ایسی صورت میں حکومت کو اپنے شہریوں کی حفاظت کرنا چاہئے۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے جب حکومتیں اُن کی حفاظت نہیں کرتیں بلکہ وہ خود اپنے ہی شہریوں کے حقوق پر حملہ کر سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چند حقوق کو حکومت سے بھی بالاتر رکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے، تاکہ حکومت ان کی حکم عدولی نہ کر سکے۔ زیادہ تر جمہوریتوں میں شہریوں کے بنیادی اصول آئین میں تحریر کردیئے جاتے ہیں۔

خلاف ورزی یا دست اندازی کہتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں، اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے شہری عدالتون تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے، اگر ہم کسی بھی مطالبے کو اپنا حق بنانا چاہیں، اس میں یہی تین خصوصیات ہونی چاہئیں۔ حقوق افراد کے ایسے معقول مطالبات ہوتے ہیں جن کو سماج تسلیم کرتا ہے اور قانون اُن کی منظوری دیتا ہے۔

ہم کو جمہوریت میں حقوق کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ (Why do we need rights in a democracy)

جمہوریت کی بقا کے لیے حقوق بہت ضروری ہیں۔ ہر جمہوریت میں ہر شخص کو ووٹ دینے اور حکومت پر پختے جانے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ جمہوری انتخابات ہونے کے لیے ضروری یہ ہے کہ اُس کے شہریوں کو اظہارِ خیال کرنے، سیاسی پارٹیاں بنانے اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا حق حاصل ہونا چاہئے۔

6.3 ہندوستانی آئین میں دیئے گئے حقوق

(RIGHTS IN THE INDIAN CONSTITUTION)

دنیا کی زیادہ تر جمہوریتوں کی طرح، ہندوستان میں بھی ایک عام شہری کے لیے ان حقوق کا کیا مطلب ہے۔ آئیے اس پر ایک ایک کر کے نظر ڈالیں۔

مساوات کا حق (Right to Equality)

آئین کہتا ہے کہ ہندوستان میں حکومت ہند کسی بھی شخص کو قانون کے سامنے مساوات یا قوانین کے مساویانہ تحفظ سے انکار نہیں کرے گی۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ قوانین بلا لحاظ کسی شخص کے رتبہ، سب کے لیے ایک ہی طریقے سے استعمال ہوں گے۔ اس کو قانون کی حکومت کہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ کوئی بھی شخص قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ سیاسی لیڈر، سرکاری افسروں اور معمولی شہری کے درمیان کوئی امتیاز روانہ نہیں رکھا جائے گا۔ وزیر اعظم سے لے کر کسی

ایک مخصوص درجے میں رکھا گیا ہے۔ یہ بنیادی حقوق کہلاتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے آئین کا مقصد اپنے تمام شہریوں کو مساوات آزادی (حریت) اور انصاف دلانا ہے۔ اسی وعدے کو بنیادی حقوق پورا کرتے ہیں۔ یہ ہندوستانی آئین کی خصوصیات کی ایک اہم بنیاد ہیں۔

آپ پہلے ہی سے جانتے ہیں کہ ہمارا آئین چھ بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ کیا آپ انھیں یاد کر سکتے ہیں؟



درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دوسرے پس مندہ طبقات کو تحفظات مہیا کی ہیں۔ متعدد حکومت نے عورتوں، غریبوں یا جسمانی طور سے معدوز لوگوں کو چند مخصوص ملازمتوں میں ترجیح دینے کے لیے مختلف ایکمیں شروع کی ہیں۔ کیا یہ تحفظات مساوات کے حق کے خلاف ہیں؟ ایسا نہیں ہے۔ مساوات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سب کے ساتھ ایک سا برداشت کیا جائے، چاہے اُس کی ضرورت کچھ بھی ہو۔ مساوات کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہر شخص کو ایک ایسا مساویانہ موقعہ فراہم کیا جائے جس کو حاصل کرنے کا وہ اہل ہو۔ بعض اوقات مساوی موقعہ کی یقین دہانی کے لیے کسی شخص کے ساتھ مخصوص برداشت کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

یہی کام ملازمت کی تحفظات سے پورا ہوتا ہے۔ صرف اسی بات کو واضح کرنے کے لیے آئین کہتا ہے کہ اس قسم کی تحفظات مساوات کے حق کی حکم عدالت نہیں کرتیں۔

تفصیل نہ کرنے کے اصول کی حدود سماجی زندگی میں بھی نافذ ہوتی ہیں۔ ہمارا آئین ایک شدید قسم کی سماجی



ہر شخص جانتا ہے کہ عدالتوں میں مالدار لوگ بہتر و مکمل کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ قانون کے سامنے مساوات کی بات کرنے کا کیا فائدہ ہے۔

دور دراز علاقوں میں بڑے چھوٹے سے کسان تک ہر شہری ایک جیسے قوانین کا طابع ہے۔ اس سلسلے میں کوئی بھی شخص کسی مخصوص برداشت کا مطالبه نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی شخص مخصوص برداشت یا مراعات کا مطالبه صرف اس لیے نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کوئی اہم شخص ہے۔ مثال کے طور پر چند سال پہلے ایک سابقہ وزیر اعظم کو فریب وہی کے الزام میں عدالت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ آخر میں عدالت نے فیصلہ کیا کہ وہ قصور وار نہیں تھا لیکن جب تک عدالت میں مقدمہ چلتا رہا، اُس کو عدالت جانا پڑتا تھا۔ گواہی دینی پڑتی تھی اور ایک معمولی شہری کی طرح کاغذات مہیا کرنے پڑتے تھے۔

مساوات کے حق کے چند پہلوؤں کو بتاتے ہوئے آئین میں بنیادی صورت حال کو مزید واضح کر دیا گیا ہے۔ مذہب، ذات، نسلیت، جنس یا جائے پیدائش کی بنیاد پر حکومت کسی بھی شہری کے خلاف تفریق روانہ نہیں رکھے گی۔ ہر شہری کو دکانوں، ریسٹورانوں، ہوٹلوں اور سینما ہالوں تک رسائی حاصل ہوگی۔ اسی طرح سے، کنوؤں، تالابوں، نہانے کے گھاؤں، سڑکوں، ہلیل کے میدانوں اور سرکاری طور سے چلانی گئی عوامی تفریق گاہوں یا عوام کے استعمال کے لیے وقف جیسے مقامات کے استعمال کے سلسلے میں کوئی پابندی عائد نہیں ہوگی۔ یہ بات بالکل عیاں ہے لیکن یہ ضروری تھا کہ ان حقوق کو اپنے ملک کے آئین میں شامل کیا جائے جہاں روایتی ذات پات کا نظام ان تمام عوامی مقامات تک بعض کمیوں کی رسائی کی اجازت نہیں دیتا۔ سرکاری ملازمتوں میں بھی یہی اصول نافذ ہوتا ہے۔ ملازمت یا تقری کے معاملات میں تمام شہریوں کو حکومت کے کسی بھی عہدے کے لیے مساوی موقع حاصل ہیں۔ متذکرہ بالا بنیاد پر کسی بھی شہری کے خلاف نہ تو تفریق روا رکھی جائے گی نہ ہی ملازمت کے لیے نااہل قرار دیا جائے گا۔ آپ پانچویں باب میں پڑھ چکے ہیں کہ حکومت ہندنے

تفريق کی شکل کا ذکر کرتا ہے، جس کو چھوٹ چھات کہا جاتا ہے۔ کسی بھی شکل میں چھوٹ چھات کا رواج منسوب ہے۔ یہاں پر چھوٹ چھات کا مطلب مخصوص ذات کے لوگوں کو صرف چھونے سے انکار نہیں ہے۔ اس کا تعلق کسی بھی عقیدے یا سماجی رواج سے ہے جس کی بنیاد پر مخصوص ذات کے لوگوں کو ان کی پیدائش کی وجہ سے حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ایسا رواج ان کے ساتھ بین عمل یا مساوی شہریوں کی حیثیت سے عوامی مقامات تک رسائی سے روکتا ہے۔ اسی لیے آئینے نے چھوٹ چھات کو ایک قابل سزا جرم قرار دیا ہے۔



نامسی یا چھوٹ چھات کی مختلف شکلیں

1999ء میں ”دی ہندو“ اخبار میں پی۔ سیناٹھ نے ایسی چھوٹ چھات اور ذات کی تفریق پر مسلسلے وار نیوز رپورٹ لکھیں جو آج بھی دلتون اور درج فہرست ذاتوں کے لوگوں کے ساتھ رواڑکھی جاتی ہیں۔ اُس نے ملک کے مختلف حصوں میں سفر کیا جہاں اُس نے دیکھا کہ متعدد مقامات پر:

- چائے کی دکانوں پر دو قسم کے پیالے ہوتے تھے ایک تو دلتون کے لیے اور دوسرا بقیہ دوسری ذاتوں کے لئے۔
- جام دلتون کے بال کاٹنے کو منع کر دیتے تھے۔
- کلاس روم میں دلت طلباء کو الگ بٹھایا جاتا تھا یا الگ رکھے گھروں سے پانی پلایا جاتا تھا۔
- بارات لے جاتے وقت دلت دلوہوں کو گھوڑے پر بیٹھنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی اور دلتون کو مشترکہ ہنڈ پپ استعمال کرنے کی اجازت نہیں تھی اور اگر انہوں نے ایسا کر بھی دیا ہو تو ان کو پاک کرنے کے لیے دھویا جاتا تھا۔
- یہ تمام برتاؤ چھوٹ چھات کی تعریف کے تحت آتے ہیں۔ کیا آپ اپنے ہی علاقے میں چند دوسری مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟

سرگرمی

- اپنے اسکول کے میدان یا کسی اسٹیڈیم میں جائیے اور وہاں بننے راستوں پر 400 میٹر کی دوڑ دیکھئے۔ دوڑ شروع ہونے سے پہلے اندروںی راستے میں دوڑنے والوں کو آگے کیوں رکھا جاتا ہے؟ اگر تمام دوڑنے والے ایک ہی راستے سے اپنی دوڑ شروع کریں تو کیا ہوگا؟ ان دونوں میں سے کون سی دوڑ برابر اور منصفانہ ہوگی؟ اس مثال کو ملازموں کے مقابلے میں استعمال کیجئے۔
- کسی بھی بڑی عوامی عمارت کا مشاہدہ کیجئے۔ کیا اس میں جسمانی طور سے معذور لوگوں کے لیے مخصوص گزرگاہ موجود ہے؟ کیا وہاں کوئی دوسری ایسی سہولیات موجود ہیں جہاں عمارت کو جسمانی طور سے معذور افراد اُسی طرح سے استعمال کر سکیں جیسے کہ کوئی بھی دوسرا۔ کیا ایسی سہولیات مہیا کرنی چاہئیں چاہے عمارت پر مزید خرچ ہی کیوں نہ آتا ہو؟ کیا یہ مخصوص انتظامات مساوات کے اصول کے خلاف ہیں؟

آزادی کا حق (Right to Freedom)

تقریر اور اٹھار خیال (تحریر) کی آزادی جمہوریت کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ ہمارے خیالات اور شخصیت کی ترقی صرف اسی صورت میں ہوتی ہے جب ہم دوسروں کے ساتھ آزادانہ طور سے رابطہ قائم کر سکیں۔ آپ کے خیالات دوسروں سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ چاہے سو آدمیوں کا انداز فکر ایک ہی جیسا کیوں نہ ہو، پھر بھی آپ کو مختلف طور سے سوچنے اور اُس کے مطابق اپنے نظریات ظاہر کرنے کی آزادی ہے۔ آپ کو حکومت کی پالیسی یا کسی انجمن کی سرگرمیوں میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے والدین، دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اپنی بات چیت میں حکومت یا کسی انجمن کی سرگرمیوں کے خلاف آزادانہ تقید کر سکتے ہیں۔ آپ وہی اشتبہار، رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ اپنے نظریات کو مشترک کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے نظریات مصوری، نظم یا گانوں کی شکل میں بھی پیش کر سکتے ہیں۔ تاہم آپ اس آزادی کو دوسروں کے خلاف تشدد بھڑکانے کے لیے استعمال نہیں کر سکتے۔ آپ اس کو حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کے لیے لوگوں کو بھڑکانے میں استعمال نہیں کر سکتے۔ آپ اس آزادی کو دوسروں کی شہرت کو داغدار کرنے کے لیے جھوٹی اور گھٹیا قسم کی ایسی باتیں بھی استعمال نہیں کر سکتے جو کسی شخص کی عزت کو نقصان پہنچائیں۔



کیا اٹھار خیال کی آزادی ان کو بھی حاصل ہونی چاہئے جو غلط اور تنگ نظری پھیلاتے ہیں؟
کیا انھیں عوام کو بہکانے کی اجازت دینا چاہئے؟

آزادی کا مطلب ہے بندش کا نہ ہونا، عملی زندگی میں اس کا مطلب دوسروں کی جانب سے ہمارے معاملات میں داخل اندازی کا نہ ہونا۔ چاہے وہ کوئی دوسراے افراد ہوں یا حکومت۔ ہم سماج میں رہنا چاہتے ہیں لیکن ساتھ ہی ہم آزادی بھی چاہتے ہیں۔ تاہم اپنے معاملات کو ہم اپنی مرضی کے مطابق طے کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کو جو کچھ کرنا چاہئے اُس پر دوسروں کو احکام جاری نہیں کرنا چاہئے۔ اس لیے ہندوستانی آئین کے تحت تمام شہریوں کو درج ذیل حقوق حاصل ہوں۔

- اٹھار خیال اور تقریر کی آزادی
- پرمان طریقے سے جمع ہونے کی آزادی
- انجمنیں اور یونینیں بنانے کی آزادی
- پورے ملک کے اندر آزادانہ طور سے آنے جانے کی آزادی
- ملک کے کسی بھی حصے میں رہائش اختیار کرنے کی آزادی
- کسی بھی پیشے کو اختیار کرنے یا روزگار، تجارت یا کاروبار کرنے کی آزادی۔

آپ کو یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شہری کو یہ تمام حقوق حاصل ہونا چاہئیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کو اپنی آزادی کا استعمال اس طرح نہیں کرنا چاہئے جو دوسروں کے آزادی کے حق کی خلاف ورزی کرتی ہو۔ آپ کی آزادی کو عوامی پریشانی یا بدظی کی بنیاد نہیں بنانا چاہئے۔ آپ ہر اس کام کو کرنے کے لیے آزاد ہیں جو کسی دوسرے کو محروم نہ کرے۔ آزادی کسی شخص کے لیے اپنی مرضی سے کوئی بھی کام کرنے کا لامحدود لاستنس نہیں ہے۔ یہ قانون کے مطابق ہونی چاہئیں۔ اس کے مطابق حکومت سماج کے مفاد میں ہماری آزادیوں پر چند پابندیاں عائد کرتی ہے۔

حاصل ہے۔ یہ حق لاکھوں لوگوں کو گاؤں سے شہروں کی جانب اور ممالک کے غریب خطوں سے خوش حال اور بڑے بڑے شہروں کی جانب بھرت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ہمارا آئینہن یہ کہتا ہے کہ سوائے قانون پر منی طریق کار کے علاوہ کسی بھی شخص کو اُس کی زندگی یا ذاتی آزادی سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ کسی بھی شخص کو اُس وقت تک نہیں مارا جاسکتا جب تک کہ عدالت نے اُس کو سزاۓ موت نہ دی ہو۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ کوئی حکومت یا پوس افسر کسی بھی شہری کو اُس وقت گرفتار یا نظر بند نہیں رکھ سکتا جب تک کہ کوئی مناسب قانونی جواز نہ ہو۔ اور اگر وہ ایسا کرتے بھی ہیں، تو بھی ان کو چند طریقہ کاروں پر عمل کرنا ہوگا:

■ گرفتاری یا حراست کی وجوہات بتائے بغیر کسی بھی شخص کو نہ تو گرفتار کیا جا سکتا ہے اور نہ حراست میں رکھا جاسکتا ہے۔

■ گرفتاری کے 24 گھنٹے کے اندر اندر، گرفتار اور نظر بند شخص کو قریبی مسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

■ ایسے شخص کو کسی وکیل سے مشورہ کرنے یا اپنے دفاع کے لیے وکیل کرنے کا حق حاصل ہے۔



شہریوں کو کسی بھی مسئلہ پر حلے کرنے، جلوس اور ریلیاں نکالنے اور احتجاج کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ وہ مسائل پر بحث کرنے، خیالات کا تبادلہ کرنے، کسی مقصد کے لیے عوامی حمایت کو حرکت میں لانے یا کسی ایکشن میں امیدوار یا پارٹی کے لیے ووٹ مانگنے کی خواہش کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسے جلسے پر امن ہونے چاہئے۔ ان سے عوامی بظی پیدا نہیں ہونی چاہیے یا سماج کے اندر امن و امان درہم برہم نہیں ہونا چاہیے۔ جو لوگ ایسی سرگرمیوں اور جلوسوں میں حصہ لیتے ہیں، ان کو اپنے ساتھ ہتھیار نہیں لے جانا چاہئے۔ شہری اپنی انجمنیں بھی بناسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے فیکٹری کے مزدور اپنی یونین بناسکتے ہیں۔ کسی شہر کے اندر آلوگی کے خلاف مہم چلانے کے لیے ایک انجمن بنانے کے مقصد سے چند لوگ ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں۔

ایک شہری کی حیثیت سے ہم کو ملک کے کسی بھی حصے میں آنے جانے کی آزادی حاصل ہے۔ ہم کو ہندوستان کے کسی بھی علاقے میں رہائش اختیار کرنے یا بنسنے کی پوری آزادی ہے۔ فرض کیجئے ایک ایسا آدمی جو آسام کا باشندہ ہے اور وہ حیدرآباد میں کاروبار شروع کرنا چاہتا ہے۔ اس کا اس شہر سے کوئی رابطہ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے اُس نے یہ شہر پہلے کبھی دیکھا تک نہ ہو اس کے باوجودہ، ہندوستان کے شہری کی حیثیت سے اُس کو وہاں اپنی بنیاد قائم کرنے کا حق



آئیے گو اتنا موبے اور کسووو میں پیش آئے واقعات کی سب سے زیادہ بنیادی آزادیوں کو خطرہ لاحق تھا جس کی جانب لوٹتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں متاثرہ لوگوں میں انفرادی زندگی اور ذاتی آزادی کا تحفظ شامل ہے۔

- کیا یہ واقعات آزادی کے حق کی خلاف ورزی کی مثالیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک آئین کی کون سی شرط کی خلاف ورزی کرتا ہے؟ حکومت نے سلمان رشدی کی کتاب ”شیطانی آیات“ کے لیے اس بنیاد پر پابندی عائد کی کیونکہ اس سے پیغمبر حضرت محمدؐ کی بے ادبی ہوتی تھی اور اس سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیک پکھنچتی تھی۔
- عوام کو دکھانے سے پہلے ہر فرم کو حکومت کے سنبھال بورڈ سے منظور ہونا ضروری ہے۔ لیکن اگر یہی کہانی کسی کتاب یا رسائل میں پچھلی ہو تو اس پر ایسی پابندیاں عائد نہیں ہوتیں۔
- حکومت ایسی تجاویز پر غور کر رہی ہے جہاں معيشت کے صنعتی خطے یا سیکٹرز ہوں گے۔ یہاں مددوروں کو اپنی یونین بنانے یا ہر تال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔
- آنے والے ثانوی اسکول امتحانات کو مدنظر رکھ کر، شہری انتظامیہ نے رات 10 بجے کے بعد لا اؤڈ اپیکروں کے استعمال پر پابندی عائد کر دی ہے۔

استھصال کے خلاف حق

(Right against Exploitation)

ہمارا آئین تین مخصوص برائیوں کا ذکر کرتا ہے اور ان کو غیر قانونی قرار دیتا ہے۔ (1) آئین ”انسانوں کی

تجارت“ کو منوع قرار دیتا ہے۔ یہاں تجارت (ٹریفک) آزادی اور مساوات کا حق عطا ہونے کے فوراً بعد اگلا کا مطلب ہے انسانوں کی خرید و فروخت، عام طور سے استھصال نہ ہو۔ اس کے باوجود آئین کے بنانے والوں غیر اخلاقی مقاصد کے لیے ہونے والی عورتوں کی نے سوچا کہ سماج کے کمزور طبقات کو استھصال سے بچانے خرید و فروخت۔ (2) ہمارا آئین کسی بھی شکل میں جریہ کے لیے واضح شرعاً کو ضبط تحریر میں لانا ضروری ہے۔ محنت یا بیگار کو منع کرتا ہے۔

ان بخوبیوں کی بنیاد پر ایڈیٹر کو ایک خط لکھنے یا استھصال کے خلاف حق کی خلاف ورزی کو دکھاتے ہوئے عدالت کو ایک عرض داشت پھیجئے۔



مدرس پائی کورٹ میں ایک عرضی دائر کی گئی۔ عرضی گزار نے کہا کہ سات اور 12 سال کی عمر کے درمیان کے بچے ضلع سلیم کے گاؤں سے لے جائے گئے اور کیرل کے تھریور ضلع میں اولوگر میں نیلامی میں فروخت کر دیے گئے۔ عرضی گزار نے عدالت میں درخواست کی ان حقوق کی جانچ و نگرانی کے لیے حکومت کو احکام صادر کرے۔ (مارچ 2005)

کرناٹک میں ہوں بیٹھ، سندور اور ایک علاقوں میں لو ہے کی کچھ حدات کارخانوں میں پانچ سال اور اس سے زیادہ عمر کے بچوں کو کام پر کھلا گیا۔ بچوں کو کھودنے، پتھر توڑنے سامان انھنے، ڈھیر لگانے، لفیں جمل اور کچھ دھات کی عمل کاری پر بغیر کسی حنافتی تدبیر اور بغیر مقررہ اجر توں اور اوقات کارکے لیے کام کرنے پر مجبور کیا گی۔ انھوں نے اونچے درجے کے زبردیے نسلات اور کان کے گرد کا بھی کام کیا اور اس طرح نہیں خطہ کے زمیں رکھا گیا۔ یہ قابل اجازت سلطے سے اوپر کی بات تھی۔ اس خطے میں اسکولی تعلیم چھوٹے نے کی شرح بہت زیادہ تھا۔ (جنی 2005)

نیشنل سینپل سروے تنظیم کے ذریعہ کیے جانے والے جدید سروے میں پتہ چلا کہ مزدور بچپوں کی تعداد دیکھی اور شہری دونوں علاقوں میں بڑھ رہی ہے۔ سروے سے پتہ چلا کہ دیکھی علاقوں میں فی ہزار مزدور آبادی پر مزدور بچپوں کی تعداد 41 تھی جبکہ پچھلے سال یہ شرح 34 فی ہزار تھی۔ پچھے مزدوروں کی تعداد 31 کی شرح پر قائم رہی (اپریل 2005)

دوسری جگہ کی طرح زیادہ تر لوگ مختلف مذاہب پر عمل کرتے ہیں۔ چند ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کا عقیدہ کسی بھی مذہب پر نہ ہو۔

اس کی بنیاد اس یقین پر قائم ہے کہ ریاست صرف انسانوں کے درمیان موجود تعلق پر ہی نظر رکھتی ہے نہ کہ انسانوں اور خدا کے درمیان تعلق پر سیکولر ریاست ایک ایسی ریاست ہے جو کسی بھی مذہب کو سرکاری مذہب نہیں بناتی۔ یہ اصولوں کے ایک ہی جسے رویے اور تمام مذاہب سے مساوی فاصلہ اختیار کرتی ہے۔ تمام مذاہب کے ساتھ برتاو میں ریاست منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رویہ اپناتی ہے۔

ہر عورت یا مرد کو اپنی پسند کا مذہب ماننے، اُس پر عمل کرنے اور اُس کی تبلیغ کا حق حاصل ہے۔ ہر مذہبی گروپ یا کوئی بھی مسلک اپنے مذہبی معاملات کو چلانے میں آزاد ہے۔ تاہم، اپنے مذہب کی تبلیغ میں جبرا، دھوکے، لائق یا ورغلانے کے ذریعہ کسی دوسرے شخص کو کوئی دوسرا مذہب اپنانے کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ کوئی بھی شخص اپنی مرضی سے اپنا مذہب بدلتے میں آزاد ہے۔ مذہب پر عمل کرنے کی آزادی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی بھی مذہب کے نام پر جو چاہے کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر مافق الفطر طاقتوں اور دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے کوئی بھی شخص جانوروں اور انسانوں کی قربانی نہیں کر سکتا۔ اسے مذہبی رواجوں کی بھی آزادی نہیں ہے جو عورتوں کو کم تر تصور کریں یا اُن کی آزادی میں رکاوٹ پیدا کریں۔ مثال کے طور پر کوئی بھی شخص کسی بیوہ کو سرمنڈوانے یا سفید کپڑے پہننے کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔

سیکولر ریاست ایک ایسی ریاست ہے جو کسی مخصوص مذہب کے تحت کوئی رعایت یا حمایت کا رویہ اختیار

بیگار ایک ایسا رواج ہے جہاں کوئی کام کرنے والا شخص اپنے مالک کے لیے مفت یا معمولی سے معاوضے پر خدمات انجام دینے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ جب یہی کام تازندگی چلتا رہتا ہے، یہ بندھوا مزدور کا رواج کھلاتا ہے۔ آخر میں آئینے بچہ مزدوری پر بھی پابندی عائد کرتا ہے۔

کوئی بھی شخص کسی فیکٹری یا کان یا ریلوے اور سمندری بندرگاہوں پر ہونے والے کسی بھی دوسرے خطرناک کام پر 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو ملازم نہیں رکھ سکتا۔ اس شرط کو بنیاد بناتے ہوئے متعدد ایسے قوانین بنائے گئے ہیں جن میں بیڑی سازی، آتش بازی اور ماچس سازی، چھپائی اور رنگائی جیسی صنعتوں میں کام کرنے سے بچوں کو روکا گیا ہے۔

سرگرمی

کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی ریاست میں مزدوروں کو کم سے کم کیا اجرت ملتی ہے؟ اپنے قرب و جوار میں کام کرتے ہوئے پانچ مختلف لوگوں سے بات کیجئے اور معلوم کیجئے کہ آیا اُن کو کم سے کم اجرت ملتی ہے یا نہیں۔ اُن سے پوچھئے کہ آیا اُن کو کم سے کم اجرتوں کا علم ہے۔ اُن سے یہ بھی معلوم کیجئے کہ آیا مرد اور عورتوں دونوں کو ایک ہی جیسی اجرتیں ملتی ہیں۔



جب آئینے لوگوں کو ان کا مذہب نہیں دے سکتا تو پھر وہ اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق کیسے دے سکتا ہے؟

آزادی کے حق میں مذہبی آزادی کا حق بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں بھی آئینے بنانے والوں نے اس کو خاص طور سے بالکل واضح الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ آپ تیسرے باب میں پہلے ہی پڑھ چکے ہیں کہ ہندوستان ایک سیکولر (غیر مذہبی) ریاست ہے۔ دنیا میں کسی بھی

نہیں کرتی۔ نہ ہی وہ مذہب کی بنیاد پر لوگوں کو سزا دتی ہے اور نہ ہی تفریق اور امتیاز برقراری ہے۔ اس لیے رہتا ہے۔

ہندوستان کی ریاست کسی مذہب یا مذہبی ادارے کے رکھ رکھاؤ اور ترقی کے لیے کسی شخص کو ٹکیس کی ادائیگی کے لیے مجبور نہیں کرے گی۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں کوئی بھی مذہبی ہدایات نہیں دی جائیں گی۔ پرائیوریٹ جماعتوں کے تحت چلائے جانے والے تعلیمی اداروں میں کسی بھی شخص کو کسی بھی قسم کی مذہبی ہدایات میں حصہ لینے یا کسی مذہبی عبادت میں شرکت کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جائے گا۔

شناختی اور تعلیمی حقوق

- تمام اقلیتوں کو اپنے انتخاب کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا نظام چلانے کا حق حاصل ہے۔

یہاں اقلیت کا مطلب قومی سطح پر صرف مذہبی اقلیت سے نہیں ہے۔ چند مقامات پر، مخصوص زبان بولنے والے لوگ اکثریت میں ہیں اور کوئی دوسری زبان بولنے والے اقلیت ہیں۔ مثال کے طور پر آندھر پردیش کے اندر تیناگو زبان بولنے والے لوگ اکثریت میں ہیں لیکن وہ کرناٹک کی پڑوستی ریاست میں اقلیت ہیں۔ پنجاب میں سکھوں کی زبان، ثقافت اور مذہب ہے جبکہ وہ راجستان، ہریانہ اور دہلی میں اکثریت ہے۔ ورنہ اکثریت کی زبان، مذہب اقلیت ہیں۔

(Cultural and Educational Rights)

آپ کو تجربہ ہو گا کہ آئینہ بنانے والوں نے اقلیتوں کے حقوق کی تحریری گارنٹی دینے کو اس درجہ کیوں اہمیت دی تھی۔ آئینہ میں اکثریت کے لیے ایسی مخصوص گارنٹی کیوں نہیں ہے؟ اس کی وجہ بالکل سادہ ہے۔ جمہوری نظام تمام اختیارات اکثریت کو دیتا ہے۔ یہ اقلیتوں کی اکثریت اور مذہب ہے جس کو مخصوص تحفظ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ورنہ اکثریت کی زبان، مذہب اقلیت ہیں۔



- ان خبروں کی روپورٹ کو پڑھئے اور اس حق کی شناخت کیجئے جس پر درج ذیل صورتوں میں بحث کی گئی ہے۔
- شروعمنی گروہوارہ پر بندھک کمیٹی کے ایک ہنگامی اجلاس نے ہریانہ میں سکھوں کے مقدس مقامات کے نظام چلانے کے لیے ایک علیحدہ ادارہ بنانے کی تجویز کو مسترد کر دیا۔ اس نے حکومت کو تنبیہ کی سکھ فرقہ اپنے مذہبی معاملات میں داخل اندازی کو برداشت نہیں کرے گا۔ (جنون 2005)
 - الہ آباد ہائی کورٹ نے اس مرکزی قانون کو مسترد کر دیا جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو اقلیتی درجہ دیتا تھا اور اس کے پوسٹ گرینجویٹ کو رسماً میں مسلمانوں کے لیے تحفظ کو غیر قانونی بنایا۔ (جنوری 2006)
 - حکومت راجستان نے تبدیلی مذہب مخالف قانون وضع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عیسائی رہنماؤں نے کہا کہ یہ مل اقلیتوں کے ذہنوں میں عدم تحفظ اور خوف کا احساس پیدا کرے گا۔ (مارچ 2005)

ہم ان حقوق کو کس طرح محفوظ کر سکتے ہیں؟

(How can we secure these rights?)



کیا ہندوستان کا صدر آپ کے
بنیادی حقوق کے تحفظ کرنے پر
آپ کو سپریم کورٹ تک جانے
سے روک سکتا ہے؟

حقوق ایک گارنٹی کی طرح ہوتے ہیں، اگر ان کا کوئی احترام نہ کرے تو ان سے کوئی فائدہ نہیں۔ آئین میں درج حقوق کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ قابل نفاذ ہیں۔ ہمیں متذکرہ بالا حقوق کے نفاذ کا حق بھی حاصل ہے۔ اس کو آئینی علاج یا دادرسی کا حق کہا جاتا ہے۔ یہ بھی ذاتِ خود ایک بنیادی حق ہے۔ یہ حق دوسرے حقوق کو با اثر بناتا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض اوقات ساتھی شہری، پرائیویٹ جماعتیں یا خود حکومت ہی ان حقوق کی خلاف ورزی کر سکتی ہیں۔ جب ہمارے کسی بھی حق کی خلاف ورزی ہو تو عدالتوں کے ذریعہ اس کا علاج حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر یہ بنیادی حق ہے تو ہم براہ راست سپریم کورٹ یا ریاست کی ہائی کورٹ سے انصاف طلب کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر امبدیڈ کرنے آئینی علاج کے حق کو ہمارے آئین کا دل اور روح کہا تھا۔

متفقہ، عاملہ یا حکومت کے کسی بھی ادارے کے عمل کے خلاف بنیادی حقوق ایک گارنٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کوئی بھی ایسا قانون یا عمل نہیں ہو سکتا جو بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہو۔ اگر متفقہ یا عاملہ کا کوئی بھی عمل ہمارے بنیادی حقوق کو ہم سے چھینتا ہو یا اُن کو محدود کرتا ہو تو یہ غیر معقول قرار دیا جائے گا۔ ہم مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ایسے قوانین اور حکومت کی کارروائیوں اور قومیائے ہوئے بینکوں یا بھلی بورڈوں جیسی سرکاری تنظیموں کو عدالت میں چلتی کر سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کو بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہدایات، احکامات یا **یارٹ** (حکم نامہ عدالت) جاری کرنے کے اختیارات بھی حاصل ہیں۔ ان کی خلاف

سرگرمی

کیا آپ کی ریاست میں ریاستی انسانی حقوق کیمیشن ہے؟ اُس کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات کیجئے۔
اگر آپ اپنے علاقے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی کوئی مثال دیکھتے ہوں تو این ایج آرسی کو ایک عرض داشت کرھئے۔



قومی انسانی حقوق کمیشن(National Human Rights Commission)

ورزی کے کسی بھی مقدمے میں آزاد اور معتبر تفہیش کرتا ہے۔ یہ اس کو نشوونگ کرنے کے لیے کسی بھی سرکاری افسر کی خلاف ورزی یا لاپرواہی کی اعانت کے کسی بھی مقدمے میں تفہیش کرتا ہے اور ملک میں انسانی حقوق کی ترقی کے لیے دوسرے عالم اقدامات اٹھاتا ہے۔ یہ کمیشن اپنی چھان بین اور سفارشات کو حکومت کے سامنے پیش کرتا ہے اور مظلوموں کی جانب سے عدالتوں میں دخل اندازی کرتا ہے۔ اپنی تفہیش کو جاری رکھنے کے لیے اس کے پاس وسیع اختیارات ہوتے ہیں۔ کسی بھی عدالت کی طرح یہ کوواہوں کے پاس ستمن (عدالت کی جانب سے طلبی کا حکم نامہ) بھیج سکتا ہے، کسی بھی سرکاری عہدے دار سے سوال کر سکتا ہے، کسی بھی سرکاری کافند کا مطالبه کر سکتا ہے، معائنے کے لیے کسی بھی قید خانے کا دورہ کر سکتا ہے یا موقعہ پر یک روزہ تفہیش کے لیے اپنی ہی ٹیکم بھیج سکتا ہے۔

ہندوستان کا کوئی بھی شہری انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف اس پتے پر خط بھیج سکتا ہے۔ نیشنل ہیمن رائٹس کمیشن جی پی او کمپلیکس، آئی این اے، نی ڈبلیو 110023 ایں ایچ آری تک رسائی حاصل کرنے کے لیے نتو کوئی فیس ہے اور نہ کوئی رسی طریقہ کار۔ این ایچ آری کی طرح ملک کی 26 ریاستوں میں (10 ستمبر 2017) اسٹیٹ ہیمن رائٹس کمیشنر (ریاستی انسانی حقوق کمیشن) بھی موجود ہیں۔ مزید معلومات کے لیے وکیپیڈیا کی ذمہ داری ہے۔ این ایچ آری انسانی حقوق کی خلاف عدالتوں کی ذمہ داری ہے۔

www.nhrc.nic.in



کیا یہ تمام حقوق صرف بالغین
کے لیے ہی ہے؟ ان میں سے
کون سے حقوق بچوں کو حاصل
ہے؟

6.4 حقوق کا پھیلتا دائرہ عمل (EXPANDING SCOPE OF RIGHTS)

بعض اوقات توسع انسانی حقوق میں بھی ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسے عالمگیر اخلاقی مطالبات ہیں جن کو قانون تسلیم کر بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی۔ اس معنی میں یہ مطالبات اُس تعریف کے مطابق حقوق کے زمرے میں نہیں آتے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ تمام دنیا میں جمہوریت کا وسعت کے ساتھ ان مطالبات کو تسلیم کرنے کے لیے حکومتوں پر زیادہ سے زیادہ دباؤ بڑھ رہا ہے۔

معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق پر مبنی الاقوامی اقرار نامہ (International Covenant on Economic, Social and Cultural Rights)

یہ مبنی الاقوامی اقرار نامہ، اُن متعدد حقوق کو تسلیم کرتا ہے جو ہندوستانی آئین میں بنیادی حقوق کا براہ راست حصہ نہیں ہیں یا یہ ابھی تک مبنی الاقوامی معاهدہ نہیں بنتا ہے۔ لیکن تمام دنیا میں پھیلے انسانی حقوق کے کارکن اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ انسانی حقوق کا ایک معيار ہے۔ اس میں درج ذیل حقوق شامل ہیں:

- کام کرنے کا حق: کام کر کے روزی کمانے کے لیے ہر ایک کو موقعہ ملتا۔
- کام کرنے کے ایسے محفوظ اور صحیح مندانہ حالات اور جائز اجر تیں جو مزدوروں اور اُن کی فیملیوں کے لیے شائستہ معیار زندگی مہیا کر سکیں۔
- زندگی گزارنے کے لیے مناسب معیار زندگی کا حق جس میں کافی غذا، لباس اور رہائش کے لیے گھر شامل ہوں۔
- سماجی تحفظ اور بینے کا حق
- صحت برقرار رکھنے کا حق: بیماری کے دوران طبی دیکھ بھال، پیدائش کے دوران عورتوں کی جانب مخصوص توجہ اور وباً امراض کی روک تھام
- تعلیم کا حق: مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم، اعلیٰ تعلیم مساویانہ رسائی۔

ہم نے اس باب کی ابتداء حقوق کی اہمیت پر بحث کرتے ہوئے کی تھی۔ اس باب کے زیادہ تر حصے میں ہم نے آئین میں تحریر کئے گئے صرف بنیادی حقوق پر خاص طور سے روشنی ڈالی ہے۔ شاید، آپ سوچتے ہوں گے کہ شہریوں کو آئین میں درج صرف بنیادی حقوق ہی حاصل ہیں یا بات درست نہیں ہے۔ جبکہ بنیادی حقوق دوسرے تمام حقوق کا منبع ہیں، ہمارا آئین اور قانون ہم کو حقوق کا ایک وسیع تر سلسلہ مہیا کرتا ہے۔ حالیہ سلسلوں میں حقوق کی وسعت میں اضافہ ہوا ہے۔

بعض اوقات شہریوں کے لیے قانونی حقوق میں توسع کی ضرورت پیش آتی ہے۔ عدالتون نے حقوق کی توسع کے لیے وقتاً فوتاً فیصلے صادر کئے ہیں۔ یہ اس کی آزادی، اطلاع کا حق اور تعلیم کا حق جیسے حقوق بنیادی حقوق سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اب ہندوستانی شہریوں کے لیے اسکولی تعلیم ایک حق بن چکی ہے۔ حکومتیں 14 سال تک کی عمر کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم مہیا کرنے کے لیے ذمہ دار ہیں۔ پارلیمنٹ نے شہریوں کو معلومات کا حق دے کر قانون وضع کیا ہے۔ یہ ایکٹ (قانون) سوچنے اور اٹھا رہنیا کے بنیادی حق کے تحت بنایا گیا تھا۔ ہم کو حکومت کے دفاتر سے معلومات حاصل کرنے کا حق ملا ہے۔ ابھی جلد ہی سپریم کورٹ نے غذا کے حق کو شامل کرنے کے لیے زندگی کے حق کے معنی کو وسعت دی ہے۔ جیسا کہ آئین میں درج ہے، ہمارے حقوق صرف بنیادی حقوق تک ہی محدود نہیں ہیں۔ آئین ہم کو بہت سے ایسے حقوق مہیا کرتا ہے جو بنیادی حقوق نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر جائیداد کا حق بنیادی حق تو نہیں ہے لیکن یہ ایک آئینی حق ضرور ہے۔ انتخابات میں ووٹ دینے کا حق ایک اہم آئینی حق ہے۔

- چند بین الاقوامی اقرار ناموں نے حقوق کی توسعی میں ایک ایسے ماحول کا حق جوان کی صحت اور فلاں کے لیے نقصان دہ نہ ہو؛
- خاطر خواہ رہائش تک رسائی کا حق۔
 - صحتی دیکھ بھال کی خدمات، کافی غذا اور پانی تک رسائی کا حق؛ کسی بھی شخص کو ہنگامی صورتی حال میں طبی علاج سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔
 - بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ ہندوستان میں بھی، کام کرنے کا حق، صحت برقرار رکھنے کا حق، کم سے کم ذریعہ معاش کا حق اور خلوٹ کا حق بنیادی حقوق کے زمرے میں لائے جائیں۔ اس سلسلے میں آپ کا کیا خیال ہے؟
 - اس طرح حقوق کی توسعی جاری ہی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ نئے حقوق وضع کئے جا رہے ہیں۔ یہ عوامی جدوجہد کا نتیجہ ہیں۔ جوں جوں نئے نئے سماں اُبھرتے ہیں اور نئے آئینوں کی تشكیل ہوتی ہے، نئے حقوق بھی اُبھر کر آتے رہتے ہیں۔ جنوبی افریقہ کا آئین اپنے شہریوں کو متعدد نئے قسم کے حقوق کی گارنٹی دیتا ہے:
 - خلوٹ کا حق، تاکہ شہریوں اور ان کے گھروں کی تلاشی نہ ہو، ان کے فون ٹیپ نہ کئے جائیں اور ان کی ترسیل کو کھولا نہ جائے۔



امنیٰ انٹریشن: رضا کاروں کی ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو انسانی حقوق کی مہم چلاتی ہے۔ یہ تنظیم پوری دنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر آزادانہ روپت تیار کرتی ہے۔

دعویٰ: کسی قانونی یا اخلاقی استحقاق کے لیے کسی شخص کا ساتھی شہریوں، سماج یا حکومت سے مطالبہ۔

اقرار نامہ: کسی ضابطے یا اصول کو قائم رکھنے کے لیے افراد، گروپوں یا ممالک کا کیا ہوا وعدہ۔ اس سمجھوتے یا بیان پر دخنخت کرنے والے ممالک پر یہ قانونی بندش قائم کرتا ہے۔

دلت: ایک ایسا شخص جو ایسی ذاتوں سے تعلق رکھتا ہو جو کم تر سمجھی جاتی تھیں اور جن کو دوسرے چھوٹے کے بھی قابل نہیں سمجھتے۔ دلت طبقہ درج فہرست ذاتوں اور کمزور طبقات جیسے دوسرا ناموں سے بھی مشہور ہے۔

سمن (طبی نامہ): عدالت کے سامنے کسی شخص کو حاضری کا حکم دیتے ہوئے کورٹ کی جانب سے جاری کیا گیا حکم۔

رٹ (حکم نامہ عدالت): صرف ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کی جانب سے حکومت کو عدالیہ کا حکم جس میں رسمی دستاویز شامل ہو۔

نسلی گروپ: نسلی گروپ ایک ایسی انسانی آبادی ہے جس کے ممبران عام طور سے ایک مشترکہ نسب نامے (شجرہ) یا آباء اجداد کی بنیاد پر ایک دوسرے کی شناخت کرتے ہیں۔ نسلی گروپ کے لوگ ثقافتی رواجوں، مذہب عقائد اور تاریخی سرگزشتؤں (یادوں) سے متحدر ہتے ہیں۔

ٹریفک (تجارت): غیر اخلاقی مقاصد کے لیے مردوں، عورتوں اور بچوں کی خرید و فروخت۔

درج ذیل میں کون سی بنیادی حق کی مثال نہیں ہے؟ 1

- a فارموں پر کام کرنے کے لیے بہار کے مزدور پنجاب جاتے ہیں۔
- b عیسائی مبلغین مشتری اسکولوں کا ایک سلسلہ قائم کرتے ہیں۔
- c عورت اور مرد سرکاری ملازمین میکسان تنخواہ پاتے ہیں۔
- d بچے اپنے والدین کی جانبیاد و رثیے میں حاصل کرتے ہیں۔

ہندوستانی شہریوں کو کون سی آزادی حاصل نہیں ہے۔ 2

- a حکومت پر تنقید کرنے کی آزادی
- b مسلح بغاوت میں شرکت کرنے کی آزادی
- c حکومت بدلنے کے لیے تحریک چلانے کی آزادی
- d آئین کی مرکزی اقدار کی مخالفت کی آزادی۔

ہندوستانی آئین کے تحت درج ذیل کون سے حقوق حاصل ہیں؟ 3

- a کام کرنے کا حق
- b موزوں ذریعہ معاش حاصل کرنے کا حق
- c اپنی ثقافت کے تحفظ کا حق
- d خلوت یا نجی پن کا حق۔

اُس بنیادی حق کا نام بتائیے جو مندرجہ ذیل حقوق کے زمرے میں آتا ہے۔ 4

- a اپنے مذہب کی تبلیغ کی آزادی
- b زندگی کا حق
- c نامسی یا چھوٹ چھات کا خاتمہ
- d بندھوا مزدوری پر ممانعت۔

جمهوریت اور حقوق کے درمیان تعلق کے بارے میں ان میں سے کون سا بیان معتبر ہے؟ اپنی ترجیح کی وجہات بھی 5

بتائیے۔

- a ہر وہ ملک جو جمہوری ہے، اپنے شہریوں کو حقوق دیتا ہے
- b ہر وہ ملک جو اپنے شہریوں کو حقوق دیتا ہے، جمہوری ہوتا ہے
- c حقوق دینا اچھی بات ہے لیکن یہ جمہوریت کے لیے ضروری نہیں ہوتا۔

6 کیا آزادی کے حق پر قائم یہ پابندیاں منصفانہ ہیں؟ اپنے جواب کی وجوہات بتائیئے۔

a تحفظ کے لیے سرحدی علاقوں کا معائنه کرنے کے لیے ہندوستانی شہریوں کو اجازت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

b مقامی آبادی کے مفادات کے تحفظ کے لیے چند علاقوں میں باہر سے آنے والے لوگوں کو جائیداد خریدنے کی اجازت نہیں ہے۔

c حکومت ایک ایسی کتاب کی اشاعت کو منوع قرار دیتی ہے جو اگلے انتخابات میں حکمران پارٹی کے خلاف جاسکتی ہے۔

منوج نے ایم بی اے کے کورس میں داخلہ حاصل کرنے کے لیے کالج جا کر درخواست دی۔ کلرک نے درخواست یعنی سے انکار کر دیا اور کہا ”آپ ایک خاکروب (Sweeper) کے بیٹے ہیں، اور میں جو بننا چاہتے ہیں؟ کیا آپ کے گھرانے میں کبھی کسی نے یہ کام کیا ہے؟ میونسل آفس جائیئے اور خاکروب کے کام کے لیے درخواست دیجئے۔“ اس مثال میں منوج کے کون سے نمایادی حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے؟ منوج کی طرف سے ضلع کلکٹر کو ان حالات کے بارے میں ایک خط لکھئے۔

جب مدھور بیما جانیداد کے رجسٹریشن آفس گئی تو رجسٹرار نے کہا ”آپ اپنا نام مدھور بیما بیزرجی بنت اے۔ کے بیزرجی نہیں لکھ سکتیں۔ آپ شادی شدہ ہیں۔ اس لیے آپ کو اپنے نام کے ساتھ اپنے شوہر کا نام لگانا چاہئے۔ آپ کے شوہر کا خاندانی نام راؤ ہے، اس لیے اس کے مطابق آپ کا نام مدھور بیما راؤ ہونا چاہئے۔“ وہ اس دلیل سے متفق نہیں تھی۔ اس نے کہا ”اگر شادی کے بعد میرے شوہر کا نام نہیں بدلا، تو پھر میرا کیوں بدلتے؟“ آپ کے خیال میں اس اختلاف میں کون ٹھیک ہے؟ اور کیوں؟

ہزاروں قبل اور دوسرے جنگل میں رہنے والے لوگ ست پورائیشل پارک، بروبی جنگلاتی زندگی پناہ گاہ اور تخت مڑھی جنگلاتی زندگی پناہ گاہ سے اپنے مجوزہ اخراج کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے مدھیہ پر دلیش میں واقع ضلع ہوشنگ آباد، پیپریا کے مقام پر جمع ہوئے۔ انہوں نے دلیل یہ پیش کی کہ اُن کو اس طرح گھر سے بے گھر کرنا اُن کے ذریعہ معاش اور عقائد پر ایک حملہ ہے۔ حکومت دعویٰ یہ کرتی ہے کہ علاقے کی ترقی اور جنگلاتی زندگی کے تحفظ کے لیے اُن کی بے دخلی ضروری ہے۔ جنگلات کے باشندوں کی جانب سے این اتحاد آرسی کو ایک عرض داشت لکھئے۔ اس معاملے پر حکومت کی جانب سے دی گئی توجہ اور این اتحاد آرسی کی روپورٹ بھی تیار کیجئے۔

اس باب میں بحث کئے گئے مختلف حقوق کو آپس میں جوڑتے ہوئے ایک جال کھینچئے مثال کے طور پر آزادی کا حق پیش کی آزادی سے جڑا ہے۔ اس کے لیے ایک وجہ یہ ہے کہ گھونے پھرنے کی آزادی کسی شخص کو اپنے گاؤں یا شہر یا دوسرے گاؤں، شہر یا ریاست میں اپنے کام کی جگہ پر جانے کا اہل بناتی ہے۔ اس طرح سے یہ حق زیارت کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے جو کسی شخص کی مذہب پر عمل کرنے کی آزادی سے جڑا ہے۔ ہر حق کے لیے ایک دائرہ

مشقیں

بنائیے اور تیرول سے اس طرح نشان دہی کیجئے جو مختلف حقوق کے درمیان تعلق کو دکھاتے ہوں۔ ہر تیر کے لیے آیک ایسی مثال دیجئے جو اس تعلق کو دکھاتی ہو۔

آئیے اخبارات کا مطلبہ ہر باب میں ہم نے اخبار پڑھنے پر ایک مشق کی ہے۔ آئیے اب اخبار کے لیے ہم لکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس باب میں بحث کی گئی رپورٹ سے کوئی مثال یا کوئی دوسری ایسی مقامی مثال لیجئے جس سے آپ آشنا ہوں اور مندرجہ ذیل پر لکھئے:

- انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو دکھاتے ہوئے ایڈیٹر کو ایک خط۔
- انسانی حقوق تنظیم کی جانب سے پرلیس رپورٹ۔
- بنیادی حقوق سے وابستہ پریم کورٹ کے حکم سے متعلق ایک شاہ سرخی اور مختصر خبر۔
- پولیس تحویل میں تشدد کے بڑھتے واقعات پر ایک اواریہ۔

ان سب کو کیجا کیجئے اور اپنے اسکول نوٹس بورڈ کے لیے ایک اخبار بنائیے۔

